رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

مغفرت کے لیے

چنے سوا لاکھ پڑھیں

از قلم

مفتی محمد عمران کاظم مصباحی المداری

ناشر

مداری میڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مغفرت کے لیے

”چنے سوا لاکھ پڑھیں“

از قلم

مفتی محمد عمران کاظم مصباحی المداری (مرادآبادی)
استاذ: الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی

ناشر

(مداری میڈیا)

(جملہ حقوق باجازت مہتمم موقوف)

کتاب	چنے سوالاکھ پڑھیں
از قلم	مفتی محمد عمران کاظم مصباحی المداری مرادآبادی استاذ : الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند
نظر ثانی	مفتی سید نثار حسین جعفری المداری نادر مصباحی مکن پور شریف کان پور نگر یوپی
ناشر	مداری میڈیا (Social Media Platform)
ہدیہ	20

نوٹ:-

مفتی محمد عمران کاظم مصباحی المداری مرادآبادی صاحب کی دیگر تصانیف، فتاوے، مقالے، تحریرات و مضامین

حاصل کرنے کے لئے اس لنک پر ↓↓↓↓↓

https://madaarimedia.com/page-mufti-kazim-misbahi/

ٹچ کیجئے ↑↑↑↑↑

یا

Madaarimedia.com پر جائیے

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے جملہ اساتذہ کرام بالخصوص شیخ الحدیث، آبروئے
شعر و سخن، استاذ الشعراء والعلماء، خواجۂ مداریت، مصباحِ حرمِ مدار، حسان الہند،
جانِ ولی،
نازِ ادیب، عاشقِ رسول، حضرت علامہ مفتی خواجہ سید مصباح المراد صاحب قبلہ
جعفری ارغونی مداری صاحب دامت علینا فیوضھم کے نام سے منسوب کرنے کی
عزت حاصل کرتا ہوں
جن کی ایک نگاہِ التفات اور خلوص و محبت نے میرے مستقبل کو
درخشاں و تاباں کر دیا۔

احقر الزمان

محمد عمران کاظم مصباحی المداری

(مرادآبادی)

پیشکش

MADAARIMEDIA.COM

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ کلمہ طیبہ کے فضائل اور ایصال ثواب کی افادیت کیا ہے؟ ہمارے یہاں ایصال ثواب کیلئے سوئم یا دسویں میں چنوں پر کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایصال ثواب کیلئے کلمہ طیبہ پڑھنا کیا کسی حدیث سے ثابت ہے اگر ہے تو کتنا پڑھنا ثابت ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوا لاکھ کلمہ طیبہ پڑھا جانا چاہئے کیا یہ صحیح ہے؟

قرآن، حدیث وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

بینوا توجروا

المستفتی

قاری محمد شکیل

بہیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کلمہ طیبہ کی فضیلت

کلمہ طیبہ عالی مرتبت اور بے شمار فضائل کا حامل ہے، "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" افضل الذکر ہے، اس کا ورد کرنے والوں کو جنت کی بشارت ہے۔ یہ علی الاطلاق اسلام کی چوٹی ہے، یہی کلمہ اسلام کا سب سے پہلا رکن اور اسلام کے تمام ارکان کی بنیاد ہے، یہ کلمہ اللہ تعالی پر ایمان لانے کا رکن اور ایمان باللہ کا سب سے بڑا حصہ ہے؛ اسی لیے کلمے کے بغیر ایمان صحیح نہیں ہو سکتا اور ایمان میں استحکام بھی اسی سے آتا ہے، کلمۂ طیبہ اسلام اور جنت کی چابی ہے، یہ کلمہ کفر اور اسلام میں فرق کرتا ہے، صفائی قلب کے لیے کلمہ ٔطیبہ اکسیر ہے۔

قوتِ گویائی رکھنے والے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے اچھا بول نہیں بول سکتے، اور نہ ہی عمل کرنے والے اس کے تقاضوں سے اچھا کوئی عمل کر سکتے ہیں، جس قدر آپ یہ کلمہ کہنے میں سچے ہوں گے اپنے دل کو اسی مقدار میں غیر اللہ سے پاک صاف کر لیں گے، یہی وجہ ہے کہ جو شخص بھی اس کلمے کو سچے دل سے کہتا ہے وہ اللہ کے سوا کسی سے محبت نہیں کرتا، اسی پر توکل کرتا ہے، اس کے دل میں نفس یا خواہش پرستی کے معمولی اثرات بھی باقی نہیں رہتے کلمہ طیبہ کہنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جہاں سے چاہے داخل ہو جائے، اور ہر کلمہ گو جس نے ایمان کی حالت میں انتقال کیا ہو وہ ضرور جنت میں جائے گا، خواہ گناہوں کی سزا کاٹ کر، اور پاک ہونے کے بعد کیوں نہ ہو۔ اور یہ بے شمار احادیث سے ثابت ہے۔

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر خیر ہو گی اس کو جہنم

سے نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر خیر ہو گی اس کو جہنم سے نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرّہ کے برابر خیر ہو گی اس کو جہنم سے نکالا جائے گا۔

عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وفي قلبه وزن شعيرة من خير ويخرج من النار من قال لا إله إلا الله وفي قلبه وزن برة من خير ويخرج من النار من قال لا إله إلا الله وفي قلبه وزن ذرة من خير (صحیح البخاري، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ، صفحہ 11، جلد 1، مطبوعہ / رضا اکیڈمی بمبئی)

(واضح رہے اس سے مراد پورا کلمۂ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ!

حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ!

حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔

تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اُسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: پھر تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کر لینگے۔ حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم و معاذ ردفه علي الرحل قال يا معاذ بن جبل قال لبيك يا رسول الله و سعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله و سعديك قال

يا معاذ قال لبيك يا رسول الله و سعديك ثلاثا قال ما من احد يشهد ان لا إله إلا الله و ان محمدا رسول الله صدقا من قلبه الا حرمه الله علي النار قال يا رسول الله افلا اخبر به الناس فيستبشرون قال اذا يتكلوا و اخبر بها معاذ عند موته تاثما (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما دون قوم کراھیۃ ان لا یفھموا، صفحہ /24، جلد /1 ، مطبوعہ / رضا اکیڈمی بمبئی)

ایصال ثواب کی افادیت

مردوں یا زندوں کے لیے ایصال ثواب کرنا پیارے آقا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کے اصحاب کی سنت ہے۔

زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے، اور اس پر اجماع ہے کہ دعا مردے کو نفع دیتی ہے، اس کی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ ہے "وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ " (پ28 سورۃ الحشر آیت10)

ترجمہ:- "اور ان کے بعد آنے والے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ان بھائیوں کی بھی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے ایمان کی حالت میں چلے گئے"

عبادت مالیہ یا بدنیہ فرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ مردے کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے۔ وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے اور جب اس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو اس دعا کا پہونچنا اس کو دنیا و مافیھا سے محبوب تر ہوتا ہے، زندوں کی جانب سے مردوں کے لیے ایصالِ ثواب تحفۂ نایاب ہے، انسان کو مرنے کے بعد دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی اشد ضرورت ہوتی ہے، زندوں یا مردوں کیلئے نماز، روزہ، حج، قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، تسبیح و کلمہ، صدقہ و خیرات، قربانی وغیرہ کا ثواب پہنچانا جائز ہے۔

جب کوئی بندۂ مؤمن اپنے کسی عملِ صالح کا کسی میت کے لئے ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اس کو نور کے طباق میں سجا کر اس میت کی قبر کے کنارے پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ یہ تمہارے گھر

والے نے تمہارے لیے بھیجا ہے یہ سن کر مردہ بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے قرب وجوار والے اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جو شخص اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے اور اس کو کامل حج کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے والدین کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل ترین صلہ رحمی میت کی طرف سے حج کرنا ہے۔

پیارے آقا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت "امت مرحومہ" ہے یہ اپنی قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوتی ہے اور جب قبروں سے نکلے گی تو مومنین کی دعائے مغفرت کے سبب اس کے تمام گناہ ختم کر دیے جائیں گے۔

عن انس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من اهل ميت يموت منهم ميت فيتصدقون عنه بعد موته الا اهداها له جبريل علىٰ طبق من نور ثم يقف علىٰ شفير القبر فيقول يا صاحب القبر العميق هٰذه هدية اهداها اليک اهلک فاقبلها فتدخل عليه ففرح بها و يستبشر وحزن جيرانه الذى لا يهدى اليهم شئ۔

عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حج عن والديه بعد وفاتهما كتب الله له عتقا من النار وكان للمحجوج عنهما حجة تامة من غير ان انقص من اجورهما شئ۔ وقال صلى الله عليه وسلم ما وصل ذو رحم رحمه بافضل من حجة يدخلها عليه بعد موته فى قبره۔ (شرح الصدور للسیوطی / صفحہ 308 / مطبوعہ المدنی بمصر القاھرۃ)

عن انس مرفوعاً "امتى امة مرحومة تدخل قبورها بذنوبها وتخرج من قبورها لا ذنوب عليها تمحص باستغفار المؤمن لها"۔

عن عقبه بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفی عن اهلها حر القبور (شرح الصدور للسیوطی / صفحہ 307 / مطبوعہ المدنی بمصر القاہرۃ)

فاتحہ خوانی کا دن متعین کرنا

ایصال ثواب کیلئے ایام کا مقرر کرنا جیسے سوئم، دسواں، بیسواں، چالیسواں اور برسی وغیرہ کرنا یہ سب ایصال ثواب کے نام ہیں اور ایصالِ ثواب قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اور ایام کا مقرر کرنا بھی حدیث شریف سے ثابت ہے۔

بخاری شریف میں حضرت امام بخاری نے ایام مقرر کرنے کے سلسلے میں ایک باب باندھا ہے اس کے تحت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل تحریر کرتے ہیں کہ آپ جمعرات کے روز لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔

عن ابی وائل قال کان عبد الله یذکّر الناس فی کل خمیس فقال له رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم قال اما انه یمنعنی من ذالک انی اکره ان املّکم وانی اتخولکم بالموعظة کما کان النبی صلى الله علیه وسلم یتخولنا بها مخافة السامة علینا (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من جعل لاھل العلم ایاماً معلومۃ، صفحہ 16، جلد 1، مطبوعہ / رضا اکیڈمی بمبئی)

معلوم ہوا کہ ایام کا مقرر کرنا لوگوں کی سہولیات کی وجہ سے ہے جیسا کہ حدیث بالا سے واضح ہے اور یہ جائز ہے۔

چنے پڑھنا

اب رہی بات چنوں پر کلمہ طیبہ پڑھنے کی تو چنوں پر پڑھنے کا خاص مقصد گنتی کرنا ہے، گنتی چنوں پر ہو خواہ کسی دوسری چیز کے ذریعے برابر ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔

بغرضِ ایصالِ ثواب کلمہ طیبہ پڑھنا تو حدیث شریف سے ثابت ہے ہی، آپ جتنا زیادہ پڑھیں گے اتنا زیادہ بہتر ہے، البتہ ہماری نظر سے صرف ایک ہی حدیث شریف گزری اور اس میں جو مخصوص تعداد کا ذکر آیا ہے وہ (70,000) ستر ہزار ہے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار بار لا الہ الا اللہ پڑھے اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور جس کے لیے پڑھا جائے اسکی بھی مغفرت ہو جائے گی۔

چنانچہ میں اس کلمہ کو روایت کردہ عدد کے مطابق خاص طور پر کسی کی نیت کئے بغیر پڑھا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن میں ایک جگہ دعوت میں گیا، میرے کچھ ساتھی بھی ساتھ تھے، شرکاء میں ایک نوجوان بھی تھا جو کشف کے بارے میں بہت مشہور تھا۔ کھانے کے دوران اچانک وہ نوجوان رونے لگا۔ میں نے حیرت زدہ ہو کر اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا میں کشف کے ذریعے اپنی والدہ کو عذاب میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ سنتے ہی میں نے دل ہی دل میں ستّر ہزار کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا، وہ نوجوان فوراً ہی مسکرانے لگا اور کہا اب میں اپنی ماں کو بہترین جگہ دیکھتا ہوں"۔

اسکے بعد شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اِس حدیث کی صحت کو (صحیح ہونے کو) اس نوجوان کے کشف کے ذریعے اور اس نوجوان کے کشف کی صحت کو حدیث کے ذریعے پہچانا۔

قال الشیخ محي الدین ابن العربی انه بلغنی عن النبی صلی الله علیه وسلم "انه من قال لا اله الا الله سبعین الفا غفر له و من قیل له غفر له ایضاً" فکنت ذکرت التهلیلة بالعدد المروی من غیر ان انوی لاحد بالخصوص , بل علی الوجه الاجمالی

فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب، وفیھم شاب مشھور بالکشف فاذا ھو فی اثناء الاکل اظھر البکاء فسألتہ عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوھبت فی باطنی ثواب التھلیلۃ المذکورۃ لھا، فضحک وقال انی اراھا الآن فی حسن المآب۔

وقال الشیخ: فعرفت صحۃ الحدیث بصحۃ کشفہ و صحۃ کشفہ بصحۃ الحدیث

۔(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الصلاۃ، باب ما علی الماموم من المتابعۃ۔ الفصل الثانی، جلد/ 3 ، صفحہ / 200 ، مطبوعہ / دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

سوا لاکھ چنے پڑھنا

کلمہ طیبہ کی فضیلت و افادیت بہت زیادہ ہے، اس کو جتنا زیادہ پڑھا جائے اُتنا ہی جسم و جان، روح و ایمان کی تازگی کا باعث ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں اکثر و بیشتر مقامات پر سوئم، دسویں، یا بیسویں، یا چالیسویں و برسی میں چنے پڑھے جاتے ہیں، ان کا مقصود خاص میت کے لیے ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت ہے، جو کہ فی نفسہ ایک بہترین عمل ہے، اور عند الشرع اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔

البتہ ثواب اخلاصِ نیت کے مطابق ہی ملتا ہے، اور سب سے اعلیٰ اخلاص ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ہے، آپ کے بعد صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اور اولیاء کاملین کا ہے، ان کے اخلاص کو عوام الناس ہر گز نہیں پہنچ سکتے، اور کلمہ طیبہ کا اخلاص کے ساتھ ساتھ صحیح طریقے سے پڑھنا بھی ضروری ہے۔

اور فی زمانا عوام الناس کاہلی اور سستی کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں، جب چنے پڑھے جاتے ہیں تو مٹھی بھر بھر کر ایسے ہی ڈال دیئے جاتے ہیں، یا ایک ساتھ کئی کئی چنے گرا دیئے جاتے ہیں، اور ایک کے ساتھ ایک فری کر دیا جاتا، جو کہ مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے، اور ان چنے پڑھنے والوں میں بچے، جوان، بزرگ سب ہی

ہوتے ہیں، اب اس صورت حال میں اگر ستر ہزار چنے لاکر پڑھنے کے لئے دیئے جائیں اور یہ توقع رکھی جائے کہ ستر ہزار چنے پورے پڑھے گئے تو یہ محال ہے۔

لھٰذا سوئم، دسویں، بیسویں، چالیسویں وغیرہ میں سوالاکھ (125000) چنے ہی پڑھوانے کے لیے لائیں، اب چنے پڑھنے والوں کے ہاتھوں سے کتنے ہی چھوٹیں یا گریں پھر بھی ایک مخصوص تعداد باقی رہے گی، اور اگر زیادہ ہو جائے تو سونے پر سہاگا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سوالاکھ کلمہ ہی پڑھا جائے یہ ہی صحیح ہے۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ

محمد عمران کاظم مصباحی المداری مرادآبادی

خادم -: الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند

۹/ ذی الحجہ ۱۴۴۰ ھجری بروز اتوار مطابق ۱۱/ اگست ۲۰۱۹ عیسوی۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح

فقط سید نثار حسین جعفری المداری نادر مصباحی مکن پور شریف کان پور نگر یوپی الہند

خادم الافتاء: الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند۔

اس فتوی کو اور دیگر تمام مداریہ دارالافتاء سے شائع ہونے والے فتوں کو MADAARIMEDIA.COM پر پڑھ سکتے ہیں اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں

Madaarimedia.Com